سوال

(501) میت کی خلاف شرع تقسیم کالعدم ہوگی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کے تین لڑکے مثلاً عمرو، بکر، خالد و چار لڑکیوں مثلاً ہندہ بتول، آسیہ، آمنہ، ہیں۔ زید نے اپنی زندگی میں اپنا مال کل جائیداد تین حصے کر کے اس میں سے ایک حصہ بڑے لڑکے عمرو کو دے کر علیحدہ کر دیا اور بقیہ دو حصہ بکر و خالد کو دیا۔ وہ دونوں یعنی بکر و خالد ایک جا کاروبار کرنے لگے اور دونوں کے باپ و ماں یعنی زید و ماں مریم نے بکر و خالد کے شامل زندگی بسر کیا جس کا زمانہ عرصہ پچیس برس کا ہوتا ہے بعدہ منجھلے بھائی بکر نے چھوٹے بھائی خالد کی شادی وغیرہ کر دیا جس کو زمانہ تو یا دس برس کا ہوتا ہے چھوٹے بھائی خالد نے رحلت کیا اور اپنا ترکہ منجھلے بھائی بکر کی شرکت میں چھوڑا اور ماں مریم کو اور بیوی خاتون کو بھی چھوڑا ان دونوں کا نان و نفقہ بکر دیتا ہے اور عمرو نان و نفقہ دینے سے یعنی مریم و خاتون کے انکار کرتا ہے اور کوئی اولاد خالد مرحوم کی نہیں ہے پس ایسی حالت میں بڑا بھائی عمرو جو اپنے والد کی زندگی سے جدا تھا چھوٹے بھائی خالد کے مال متروکہ کا وارث اور حقدار ہو سکتا ہے یا نہیں؟

واضح ہو کہ زید نے بکر اور خالد کو جو اپنے کل مال کا حصہ دیا تھا اس کی مقدار بہت قلیل تھی بعدہ اس کی مقدار زیادہ ہوگئی جو منجھلے بھائی بکر و خالد کا حاصل کردہ شدہ ہے اور خالد کے زمہ دس بیس روپیہ قرض ہے عمرو اس قرض کے ادا کرنے سے انکار کرتا ہے اور دونوں بھائی یعنی بکر و خالد کی جائیداد ایک جا ہے ایسی حالت میں مرحوم کی جائیداد قائم کرنے کی کیا صورت ہے؟ (الراقم: محمد شفیع و غلام محمد مقام جگن ناتھ پور۔ ضلع سنگھ بھوم۔)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی حالت میں عمرو خالد کے مال متروک کا وارث اور حقدار ہو سکتا ہے جس کی تفصیل جواب میں آتی ہے۔ زید نے اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد صرف لڑکوں کو دی اور لڑکیوں کو کچھ نہیں دیا یہ دینا زید کا ناجائز اور نادرست ہوا۔ لہٰذا کل جائیداد مذکورہ بدستور زید ہی کی ملک رہی اور زید کے لڑکے اس دینے سے اس جائیداد کے مالک نہیں ہوئے لہٰذا بعد مرنے زید کے کل جائیداد مذکورہ متروکہ زید قرار پائی اور زید کے وارثوں میں اس کے مرنے کے بعد اس طرح تقسیم ہوگی کہ

"بعد تقدیم ما تقدم علی الارث ورفع موانعہ"

ثمن یعنی آٹھواں حصہ جائیداد مذکورہ کا زید کی بی بی مریم کو ملے گا اور باقی زید کے لڑکوں کو اور لڑکیوں کو بحساب۔

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ

یعنی ہر ایک لڑکے کو ہر ایک لڑکی کا دوناملے گا پس اگر زید کے مرتے وقت اس کے تینوں لڑکے (عمرو، بکر، خالد) اور چاروں لڑکیاں (ہندہ بتول آسیہ، آمنہ) زندہ رہی ہوں تو جائیداد مذکورہ اسی سہام (حصوں) پر تقسیم ہوکر دس سہام مریم کو اور چودہ چودہ عمرو، بکرو خالد کو اور سات سات سہام ہندہ بتول، آسیہ، آمنہ، کوملے گا۔ پھر خالد کو ملا ہے خالد کے وارثوں میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ:

"بعد تقدیم ماتقدم علی الارث ورفع موانعہ"

ربع یعنی چوتھائی خاتون کو اور ثلث یعنی تہائی مریم کوملے گا اور باقی خالد کے بھائی بہنوں میں بحساب "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ" تقسیم ہوگا پس اگر خالد کے مرتے وقت اس کے دونوں بھائی اور چاروں بہنیں زندہ رہی ہوں تو خالد کا کل ترکہ چھیانوے سہام پر تقسیم ہوکر چوبیس سہام خاتون کو اور بتیس مریم کو اور دس دس سہام عمرو، بکراور پانچ پانچ سہام ہندہ، بتول، آسیہ، آمنہ کوملے گا۔

واضح ہوکہ تقسیم مذکورہ بالا اسی صورت سے تعلق رکھتی ہے کہ زید کی چاروں لڑکیاں زید وخالد کے مرتے وقت زندہ موجود رہی ہوں ورنہ یہ تقسیم قائم نہیں رہے گی۔ بلکہ جیسی صورت ہوگی اسکے مطابق تقسیم ہوگی اور یہ بھی واضح رہے کہ خالد کے ذمہ جو قرض ہے اس قرض کے خالد کے ترکہ سے ادا کرنے کے بعد جو بچ رہے وہ خالد کے وارثوں میں بطریق مذکور بالا تقسیم ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الفرائض، صفحہ:740

محدث فتویٰ